Vol. 5 No.3 2021

ISSN Online : 2709-4030

ISSN Print : 2709-4022

فرہنگ قرۃ العین حیدر (تعارفی جائزہ)

فاروق ارشد

پی ایچ ڈی (اردو)

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ABSTRACT:

Creative work of Quratuain Hayder reaches the heights of literary thoughts and depths of wisdom. As a Writer, Historian and Philosopher, she has opened a gateway of new era in the world of literature. Creative works of Aini apa are not that easy to understand by a surface reader rather help of expert literarians and contemporary helping books may be needed to absorb her masterpieces. A dictionary is a reference book on a particular subject, the items of which are typically arranged in alphabetical order. And a glossary is an alphabetical list of words relating to a specific subject, text, or dialect, with explanation.

This glossary is an effort to make her works easily understandable for the lovers and readers of her work.

اردو وادب زبان کا شیریں اور شائستہ پن ایک مضبوط ادبی روایت سے منسلک ہے جس کو مستند فرامین سے نکھار کر خون جگر میں انگلیاں ڈبو کر رنگین کیا گیا۔ آنکھ سے ٹپکنے والے لہو کی رفتار سے کار جہاں دراز کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا گیا۔ اردو زبان وادب کے جہان رنگ وبو کو خواتین لکھاریوں نے اپنے تخلیقی و تحقیقی گل کاریوں سے نہ صرف آراستہ کیا بلکہ اس کے افق کو نت نئے افکار وخیالات کے ستاروں سے مزین بھی کیا۔ اردو زبان وادب کی خواتین لکھاریوں میں ایک معتبر اور ممتاز نام قرۃ العین حیدر کا بھی ہے۔

قرۃ العین حیدر 20 جنوری 1928ء کو علی گڑھ اتر پردیش میں پیدا ہوئیں۔

"ڈاکٹر اختر بستوی نے ان کی سن پیدائیش 20 جنوری 1926ء لکھی ہے۔ (اردو اکادمی خبر نامہ اپریل 1983ء مطبوعہ اتر پردیش) کالج میں داخلے کے وقت ان کی پیدائش 1924ء لکھوائی گئی۔ بعد ازاں رسالہ عالم گر لاہور کے ایڈیٹر کو اپنے کوائف میں مذکورہ تاریخ ہی لکھ کر بھیجی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ قارئین اکرام پر پختگی سن وسال کا رعب پڑے گا ۔ تاہم شہنشاہ مرزا کو اپنے ذاتی خط میں بتایا تھا کہ وہ علی گڑھ میں 1928ء میں پیدا ہوئیں۔ 1

ادبی دنیا انہیں عینی آپا' مس حیدر' قرۃ اور پوم پوم ڈارلنگ کے نام سے پکارتی ہے۔ عینی آپا کا تعلق ایک غیر معمولی خاندان سے تھا۔ جو کہ صدیوں سے سرزمیں ہند کے باسیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے تبلیغ کا فریضہ انجام دیتا چلا آرہا تھا۔

ہندوستان کی تاریخ میں انگریزوں کی آمد سے حالات یکسر تبدیل ہوتے چلے گئے۔ مغلیہ حکومت کا آفتاب اقبال گہنا گیا۔ تہذیبی اور ثقافتی تبدیلیوں نے ایک انقلاب کو جنم دیا۔ 1857ء میں آخری مغلیہ فرماں روا بہادر شاہ ظفر کو قید کر لیا گیا۔ جس پر قرۃ العین حیدر کے پر دادا امیر احمد علی نے مغلوں سے وفا نبھاتے ہوئے انگریزوں کے خلاف مجاہدین کی ایک جماعت تیار کر کے جنگ کی۔ بعد ازاں اس جرم کی پاداش میں امیر احمد علی کو سزائے موت سنائی گئی اور جاگیر ضبط کر لی گئی۔

میر احمد علی کے بھائی بندے علی چونکہ انگریزوں کے وفادار تھے اس لیے سزائے موت تو ختم ہو گئی لیکن جاگیر واپس نہ ہو سکی۔ اس حوالے سے قرۃ العین حیدر لکھتی ہیں؛

"غدر 1857ء میں یلدرم کے دادا امیر احمد علی نے زور وشور سے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کیا، لہذا جاگیریں ضبط ہوئیں۔ اور زوال آیا اور نئی پود کو انگریزی پڑھنا اور سرکاری ملازمتیں کرنا پڑیں۔" 2

Vol. 5 No.3 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اس لیے سید احمد علی کو مجبوراً اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم اور سرکاری ملازمتوں سے آراستہ کرنا پڑا۔ ان بچوں میں سید جلال الدین حیدر بھی شامل تھے۔ جنھوں نے جاگیر دار گھرانے میں نہیں بلکہ ایک متوسط گھرانے میں پرورش پائی، تعلیم حاصل کی اور شہر بنارس کے حاکم مقرر ہوئے۔ حسن کارکردگی کی بنیاد پر خان بہادر کا خطاب ملا۔ بسلسلہ ملازمت بنارس میں مقیم رہے۔

" سید جلال الدین حیدر اور چچا سید کرار حیدر نے انگریزی تعلیم حاصل کی۔ سید جلال الدین حیدر شہر بنارس کے حاکم مقرر ہوئے اور انہیں خان بہادر کے خطاب سے نوازا گیا۔ سید قرار حیدر یوپی میں سول سرجن رہے"۔ 3

قرۃ العین حیدر کی تحریروں میں عالمی جنگوں کے اثرات 'تقسیم ہند، مذہبی انتشار، سماجی و معاشرتی رویے، وقت کی بازگشت، تاریخی حقائق اور طبقاتی چپقلش پر مبنی موضوعات ملتے ہیں۔ جن کے متعلق ان کے مطالعہ سے تخلیقی شعور آفاقیت کے درجے پر فائز ہوا۔ سجاد حیدر یلدرم کی وفات 1943ء اور تقسیم ہند 1947ء کے المناک حادثات نے انہیں بری طرح متاثر کیا۔ وہ محرکات ہیں جن کے سبب خاص طور پر قرۃ العین حیدر کا شعور پختگی کی منازل طے کرتا چلا گیا۔

(ان کے حوالے سے سلمیٰ صدیقی لکھتی ہیں) "عینی کی خوبصورت کانچ کے گلدان میں پھول کی طرح کھلتی زندگی کی پہلی گہری اور ابدی ضرب یلدرم کی اچانک وفات سے پہنچی۔۔۔ احساس کی یہ شدت، جذبے کی یہ تمازت اور غم کی یہی وہ بڑی حقیقت ہے، جو عینی کی تحریر میں کبھی یادوں کا کارواں اور کبھی شعور کی لہر بن جاتی ہے"۔ 4

سلمیٰ صدیقی اپنے اسی مضمون میں قرۃ العین حیدر کے ذہنی و فکری رویوں پر تقسیم ہند کے اثرات کا اظہار یوں کرتی ہیں؛

" تقسیم ہند سے پہلے عینی اور ان کی کہانیاں ایک بڑے خوشگوار، متوازن' بے فکر اور کھلنڈرے اونچے مڈل کلاس طبقے میں اسطرح رچی بسی تھیں کہ " ہندوستان چھوڑ دو تحریک" اور بنگال کے قحط کے مہیب سائے اور سیاسی پرچھائیاں بھی کہانیوں اور کہانی کار کے طلسمی ماحول سے دامن بچا بچا کر نکل جاتے تھے"۔ 5

قیام پاکستان کے دوران میں انہیں مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کسی نے انہیں ہندوستان نواز کہا، کسی نے دیوی جی کا خطاب دیا۔ مولویوں نے بھی طرح طرح کے اعتراضات کیے۔ اسکے علاوہ ہندوستان میں ان کی آبائی جائیداد محکمہ اوقاف کے حوالے کی جا رہی تھی۔ کیونکہ ہندوستانی قوانین کے تحت وارث کا ہندوستان میں رہنا ضروری تھا۔ اور سب سے بڑھ کر جس عمل نے جلتی پر تیل کا کام کیا وہ ان کی تخلیق تھی۔ 1956ء میں قیام پاکستان کے دوران میں انہوں نے اپنا مشہور زمانہ ناول "آگ کا دریا" لکھا جس پر انہوں نے پاکستان چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

" قرۃ العین حیدر نے 1956ء میں اپنے قیام کے دوران اپنا مشہور و معروف ناول "آگ کا دریا" لکھا لیکن اس ناول کی اشاعت کے بعد ان کے سامنے اعتراضات، مخالفتوں اور طعن و تشنیع کا ایک طوفان برپا ہو گیا"۔ 6

مصنفہ کی تخلیقات میں مختلف زبانوں یعنی اردو، انگریزی، فارسی، عربی، سنسکرت وغیرہ کے الفاظ ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ خاص مذہبی شعور جس میں مذہب اسلام اور مختلف مسالک، ہندومت، سکھ مت، عیسائیت، یہودیت وغیرہ پر تحریریں عینی آپا کو بڑے لکھاریوں کی صف میں ممتاز مقام پر فائز کرتی ہیں۔ ان کی تحریروں پر لکھنے کے لیے بہت سے علوم سے واقفیت ضروری ہے۔ مخصوص الفاظ و تراکیب، محاورات کا برمحل استعمال مصنفہ کا خاصہ ہے۔ اگر صحیح طور پر ان الفاظ و تراکیب، استعارات، علائم اور تلمیحات کو نہ پرکھا جائے تو درست مطالب اخذ کرنا ناممکن ہے۔ شستگی اور شائستگی کا ماحول ان کی تحریروں کا حسن ہے۔

"رائٹر لوگ لکھتے ہیں اپنے تخلیقی سفر (یا اسی قسم کی کوئی اور مرعوب کن بات) کے لیے خاموشی اور سکون چاہیے۔ کچھ ادیبوں کو بلبل کی آواز، کنج تنہائی اور صحن چمن درکار تھا۔ یہاں تو ہمیشہ اس طرح لکھا کہ چاروں طرف گھمسان کا رن پڑا تھا اور خود بھی اس رن میں شامل۔ جبھی تو جیسا لکھا سو لکھا"۔

7

فنی اسلوب کی پختگی نے اردو زبان و ادب کے دامن کو ایسی تخلیقات کے موتیوں سے بھر دیا ہے کہ جس کی مثال صدیوں تک نہ ملے گی۔ الفاظ و تراکیب کی تفہیم کے بغیر عینی آپا کی تحریوں سے مستفید ہونا عام قاری کے لیے ممکن نہیں۔ اردو زبان نے ایسی تخلیقات کے سبب دنیا بھر کی مقبول زبانوں میں ممتاز مقام حاصل کیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کسی بھی بولی کو زبان کا درجہ پانے کے لیے اپنے حروف، الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، گرامر اور انشا کے تمام بنیادی اجزاء کو بنیادی طور پر محفوظ کرنا پڑتا ہے۔ جب کوئی بولی اس مرحلے سے گزر کر پختگی اور لسانی معیارات پر پورا اترتی ہے تو اسے زبان کا قبول عام ملتا ہے۔ درج بالا تمام الفاظ و تراکیب کو جزئیات کے ساتھ درج کر کے سند دینا یا بنادینا لغت نویسی کہلاتا ہے۔ لغت نویسی کا بنیادی اصول الف بائی ترتیب ہے۔

سہیل بخاری لکھتے ہیں؛

"زبان کے لفظ جس کتاب میں اکٹھے کیے جاتے ہیں اسے اردو لغت کہتے ہیں" 8

سید قدرت نقوی نے لغت کی تعریف یوں کی ہے؛

"لغت وہ کتاب ہے جس میں الفاظ کی حیثیت و معانی پائے جاتے ہیں"۔ 9

درج بالا ماہرین کی آرا کی روشنی میں لغت کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ؛

لغت یاڈکشنری کسی زبان کے الفاظ کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس میں نہ صرف الفاظ بلکہ ان کے معانی، مترادفات اور اصل وغیرہ کی تشریح بھی ہوتی ہیں۔

عام طور پر لغت اور فرہنگ کو ہم معنی گردانا جاتا ہے لیکن اس میں ہر دو کے مابین بہت واضح اور گہرا فرق ہے۔ لغت کسی زبان کے تمام مروجہ، متروک اور دستیاب الفاظ کی الف بائی فہرست کو کہا جاتا ہے جس میں دوسری زبانوں کے وہ الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں جو مذکورہ زبان میں شامل ہو چکے ہوتے ہیں۔

لغت کے برعکس فرہنگ ایک محدود تصور کی نمائندگی کرتی ہے۔ کسی بھی مذہبی، سیاسی، تاریخی، ادبی، دیومالائی، فلسفیانہ، جدید و قدیم نظریات، تنقیدی تصورات، محاورات، ضرب الامثال وغیرہ موضوعات پر مبنی کسی کتاب کے مندرجات کے مطالعہ کے بعد تفہیم کی غرض سے اس کے مشکل الفاظ، محاورات، تشبیہات، استعارات، اشعار، مقامات اور شخصیات کی ایسی تفصیل جو لغت میں درج تفصیل سے قدرے زیادہ ہوں مگر طوالت کے اعتبار سے صفحات پر مبنی نہ ہو، فرہنگ کے زمرے میں آتی ہے۔ اردو میں اکابر مصنفین کی ادبی تفہیم کیلیے فرہنگ نویسی کی رسم اپنی مسلم اہمیت رکھتی ہے۔ انگریزی میں لغت کے لیے لفظDictionaryاور فرہنگ کیلیے لفظ Glossaryاستعمال ہوتا ہے۔

واژہ ی" فرہنگ" در فارسی، معادل کلمہ ی (ثقافہ) در عربی وCULTUREدر انگلیسی است، بر اساس" فرہنگ لغت عمید" ثقافت واژہ عربی و بہ معنای فرہنگ یا بھرہ مندی، از علم ادب و تربیت است و فرہنگ فارسی معین واژہ معین واژہ (فرہنگ) رامرکب از دو واژہ (فر) و (ہنگ) بہ معنای ادب، تربیت، دانش، علم، معرفت و آداب و رسوم تعریف کردہ است لذامی تو ان گفت فرہنگ مجموعہ پیچیدہ ای است کہ دربر گیرندہ ودانستنیھا، اعتقادات، ھرھا، اخلاقیات، قوانین، عادات و ہر گونہ توانائی دیگری است کہ بوسیلہ انسان بعنوان عضو جامعہ کسب شدہ است۔ 10

ترجمہ؛

"لفظ 'فرہنگ' فارسی میں معاول، عربی میں ثقافہ اور انگریزی میں CULTURE کے مترادف ہے۔ فرہنگ لغت عمید کے مطابق ثقافت عربی زبان میں فرہنگ کے معنی دیتا ہے۔ یا بہرہ مندی علم کے لحاظ سے ادب اور تربیت کا نام ہے۔ اسی طرح فرہنگ معین میں فرہنگ دو لفظوں کا مرکب ہے۔ ایک "فر" اور "ہنگ" جس کے معنی ادب، قربت، دانش، علم، معرفت اور رسومات کے ہیں۔ لہذا کہا جا سکتا ہے "فرہنگ" کے کئی ایک معانی ہیں جس کو استعمال کرنے والا اعتقادات، ہنر، اخلاقیات، قوانین اور عادات میں استعمال کرتا ہے۔ بنیادی طور پر انسان عضو کامل ہے جو اس کو بروئے کار لاتا ہے۔"

زیر نظر مقالہ قرۃ العین حیدر کی تخلیقات میں سے مخصوص الفاظ کی فرہنگ سے متعلق ہے۔ مصنفہ کی تخلیقات میں ماضی، حال اور مستقبل ایک ساتھ زندہ اور متحرک محسوس بھی ہوتے ہیں اور تخیل کی آنکھ سے دکھائی بھی دیتے ہیں۔ یونانی دیوتاؤں اور ان سے منسوب دیگر کرداروں اور اشیاء کا تذکرہ قاری کو حیران و ششدر بھی کرتا ہے اور تحقیق و جستجو پر اکساتا بھی ہے۔

درج بالا بیانیہ کی روشنی میں فرہنگ میں الفاظ کی وضاحت کچھ یوں کی گئی ہے؛

Vol. 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

آب وزیرق: چمک عزت، صاف، چمکیلا۔
پانی اور بجلی (ع ال)ص2-220
وہ وزیر آب وبرق ہے۔ ک دوص43

الفاظ و تراکیب کی وضاحت مع حوالہ الفبائی ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح جن الفاظ و تراکیب کی وضاحت ضروری سمجھی گئی، ان کا متنی حوالہ بھی درج کیا گیا ہے۔ جن کتب سے استفادہ کیا گیا ان کے مخففات سے قاری با آسانی فرہنگ سے حد درجہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ بعینہ متنی حوالہ کے لیے بھی مذکورہ مصنفہ کی کتب کے اسماء بھی مخففات میں درج کیے گئے ہیں۔ درج بالا مثال میں (ع ال) سے مراد "علمی اردو لغت" ہے۔ جس کی نشان دہی فرہنگ کے آغاز میں کی گئی ہے۔ اسی طرح (ک دو) سے مراد مذکورہ مصنفہ کی تصنیف "کوہ دماوند" ہے۔

عینی آپا کی کثیر اللسانی مہارت نے عصر حاضر کے قاری کے لیے اس فرہنگ کی ضرورت کو بنیادی درجہ عطا کیا ہے۔ انگریزی زبان کی اثر انگیزی نے مقامی زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو زبان پر بھی اثرات مرتب کیے ہیں۔ عام بول چال کے الفاظ بھی متروکیت کی لکیر کو پار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یعنی محض ایک دہائی پہلے روز مرہ کا درجہ رکھنے والے الفاظ بھی ثقالت کے درجے پر پہنچ چکے ہیں۔ اسی معاشرتی روش کے تناظر میں فارسی، عربی، سنسکرت کے الفاظ کو سمجھنا عام قاری کے بس کی بات نہیں۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کی امثال مذکورہ مصنفہ کی علمی و ادبی برتری کو واضح کرتی ہیں۔

آرسی مصحف: آئینہ اور قرآن۔ ایک رسم (ع ال)ص15
کارچوبی مندر پر جہاں نکاح اور بعد میں آرسی مصحف ہوا تھا۔
چ ن/ص74

آرک: آرک یعنی کشتی نوح
(س غ د) ص30
میں آرک سے بول رہا ہوں سمجھے میاں۔
س غ د/ص30

آرکیسٹرا: سازندوں کا طائفہ۔ سازوں کا ملاپ اور خوشگوار موسیقی کا ضامن
انسائیکلوپیڈیا اردو/ص26
لیکن کائنات کے آرکیسٹرا میں ہم سب اکٹھے ہیں۔
س غ د/ص222

آفرنگاں: خدا سے منسوب۔ حمد
(ع ال)س22
طلوع آفتاب سے قبل آفرنگاں کی تلاوت کی گئی۔
رک ر/ص85

اپالو Apollo:
یونانی دیومالا کا حسین ترین دیوتا۔ یونانی اسے تمام دیوتاؤں سے افضل مانتے ہیں۔ وہ بہت اچھا گویا اور سازندہ تھا اور اپنے سنہرے ساز کو چھیڑ کر اولمپس کو فرحت پہنچاتا تھا۔

اردو انسائیکوپیڈیا/ص80

دمینتی : راجہ نل کی زوجہ۔راجہ بھیم کی لڑکی

(ہ ال)ص317

آپ کا وہ گانا۔۔جب دمنتیی جنگل میں گاتی۔۔۔ آہاہا۔۔۔ہمیں اب تلک یاد رہے۔

د/ص16

دیوالی: ہندوؤں کا مشہور تہوار جو کاتک کی پندرہ تاریخ کو کارتک بدھ کی یاد میں ہوتا ہے۔
(رات کو چراغ جلاتے ہیں۔اور لکشمی پوجا کرتے ہیں۔)

(ع ال)ص751

یہ دیوالی کی رات تھی۔

ش ک گ/ص220

شنگل بوب Shingle Bob: بال تراش کے چھوٹے کرنا۔بالوں کا جوڑا
بالوں کو اس طرح تراشا کہ کاندھوں سے اوپر ہیں۔

OXF. Eng. Urdu ص1571-147

اور مس پمیلا بالوں کی شنگل بوب کرتی ہیں۔

س غ د/ص3

کاربنکل:Carbuncle: جلدی پھوڑا

OXF. Eng. Urdu ص207

ان کی آنکھ کے عین اوپر پیشانی پر کاربنکل نکلا تھا۔

پ گ/ص61

کوشل: وہ ملک جو "سرجو" کے کنارے آباد ہے۔"سرجو" ایک ندی کا نام۔چالاک۔

(ہ ال)/ص365-434

شاکیہ منی بھی آخر اسی کوشل دیس کے رہنے والے تھے۔

آ ک د/ص14

کیپ فٹ:Cap Fit: (If the Cap Fits)۔یہ قول اس پر صادق آتا ہے۔

OXF. Eng. Urdu/ص203

ویسے وہ کیپ فٹ کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے گا ہے۔بگاہے غم دل میں مبتلا ہو جایا کرتا تھا۔

ش ک گ/ص44

Vol. 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

گپتاعہد: (324-300ق م)چندر گپت موریا کا عہد۔موریا خاندن کا بانی۔اپنی ماں مورا کے نام پر موریا خاندان کی بنیاد ڈالی۔

اردو انسائیکوپیڈیا/ص587

سرل نے مائیکل سے کہا۔تمہاری مہیونیت پاکستانیوں کا اسلام،ہندوستان کی گپتا عہد کی تجدید۔

آ ک د/ص377

گرز: ایک ہتھیار کا نام جو اوپر سے گول اور موٹا ہوتا ہے۔اور نیچے دستہ لگا ہوتا ہے۔دشمن کے سر پر مارتے ہیں۔

ہندو پاکستان میں جیتے ہوئے پہلوان کو بجائے ٹرافی دیتے ہیں۔

(ع ال)/ص1222

برابر کی تصویر میں وہی آدمی ٹرک میں ایک گاڑی میں جتا تھا اور لمبی لمبی زبانیں نکالے بندر نما فرشتے گرز مار مار کر اس کو ہانک رہے تھے۔

آ ک در/ص556

گل مچھے: گل مچھے:رخساروں کے پاس خوب بڑھائے ہوئے بال۔

(ف)/ص1100

گلے میں سرخ رومال گل مچھے۔سرخ آنکھیں بہرام فیروز بڑی گھن گرج والے رول کرتے تھے۔

در/ص18

گلابو شتابو:(اسم) دو کاٹھ کی پتلیاں جن کو تماشا گر ہاتھ پر چڑھا کر آپس میں لڑاتے ہیں۔گلایا۔گول ہونا۔

(نور)/ص1236

آج وہ جادو گرن یا گلابو شتابو کی بجائے اصل نسل نائیکہ لگ رہی تھیں۔

در/ص32

Vol. 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

گنجلک: پیچیدہ باتیں۔ گول گول۔ باتیں

(ع ال)/ص1242

تم بعض دفعہ ایسی گنجلک باتیں کرتی ہو۔

چ ن/ص144

گندھریوں: گندھرب کی جمع راجہ اندر کے دربار کو گویا

(ع ال)/ص1243

برسوں برس اس نے ایودھیا کی گنی جنوں اور گندھریوں کے سنگت میں گزارے ہیں۔

آ ک د/ص84

لنکا میں جو ہے باون گز کا:

(لنکا مس جو چھوٹا سو باون گز کا)

چھوٹے سے بڑے تک سب بری باتوں میں مبتلا ہیں۔

(ع ال)/ص1304

ایسے محاور اور کہاوتیں ہی اردو کی گھٹی میں پڑی ہیں۔لنکا میں جو ہے باون گز کا۔۔۔وغیرہ۔

پ گ/ص39

بیسوں صدی نے بلاشبہ اہم واقعات کو جنم دیا۔ بالخصوص تقسیم ہند نے ادب میں حیران کن فکری رجحانات کی بناڈالی۔ اردو زبان و ادب کو ایسے تخلیقی فن پار میسر آئے کہ جن سے متعدد نئے ادبی رجحانات وجود میں آئے۔ انہی نظریات کی نسبت کئی نئی ادبی اصطلاحات بھی سامنے آئیں۔ ترقی پسند تحریک نے انسانی فکر کو جلا بخشی تو کہیں مزاحمتی رویے سامنے آئے۔ کہیں افسانوی ادب میں علامتی رجحان پنپنے لگا تو کہیں "شعور" کے متعلق الجھنیں ادب کا حصہ بننے لگیں۔ تخلیقات قرۃ العین حیدر میں مزاحمتی، علامتی اور نفسیاتی رجحانات پائے جاتے ہیں۔ ان نظریات سے منسلک الفاظ و تراکیب کی وضاحت بھی عام قاری کے لیے از حد ضروری تھی۔

قرۃ العین حیدر اپنے قاری کو ہزار ہا سال میں گم ماضی کے دریچوں سے حال کے مناظر سے روشناس کراتی ہے تو کبھی عدسوں کو پلٹ کر حال کے واقعات کا تانا بانا ماضی کے واقعات سے جوڑ دیتی ہے۔ نظریہ آواگون پر بحث کرتے ہوئے عجمی مسلمانوں کے حالات زندگی اور عربی تہذیب کا تذکرہ چھیڑ دیا جاتا ہے تو کبھی یونانی دیوتاؤں کا ذکر کرتے ہوئے دہلی، لکھنو کے ادبی مراکز زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ قدیم راجواڑوں سے ہوتے ہوئے بیسویں صدی کے سیاسی حالات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس کی بنا پر عصر حاضر کا قاری ماضی اور حال سے منسوب کرداروں، واقعات اور اشیاء سے لاعلم رہتا ہے۔

زیر نظر مقالہ فرہنگ کی ترتیب و تحقیق کے متعلق ہے۔ فرہنگ میں مخصوص الفاظ و تراکیب کی وضاحت کو ملحوظ رکھا گیا نہ کہ تمام تر الفاظ و تراکیب کو زیر نظر مقالہ کا حصہ بنایا گیا ہے۔ کیونکہ اس امر کا اہتمام فرہنگ میں نہیں بلکہ لغت میں کیا جاتا ہے۔ تاہم الفاظ و تراکیب کو الفبائی ترتیب میں درج کیا گیا ہے تاکہ عام قاری سے لے کر علم و ادب سے وابستہ افراد کے لیے سہولت رہے۔

Vol. 5 No.3 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

حوالہ جات

1۔ نند کشور وکرم۔ مضمون "احوال و کوائف" مشمولہ " قرۃ العین حیدر: ایک مطالعہ "از ڈاکٹر ارتضی کریم ایجو کیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی 2001ء ص:26

2۔ قرۃ العین حیدر۔ "سید سجاد حیدر یلدرم "مشمولہ "پکچر گیلری "سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 2001،:50

3۔ زر غونہ کنول۔ " قرۃ العین (کوائف نامہ)"مشمولہ " قرۃ العین حیدر (خصوصی مطالعہ)، بیکن بکس ملتان 2003، ص 13

4۔ سلمی صدیقی۔ مضمون قرۃ العین حیدر اور اس کا ادب مشمولہ "کوہ دماوند' از قرۃ العین حیدر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور 2001، ص 7

5۔ سلمی صدیقی۔ مضمون قرۃ العین حیدر اور اس کا ادب مشمولہ "کوہ دماوند' از قرۃ العین حیدر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور 2001، ص 5

6۔ پروفیسر فوزیہ نعمت الحق۔ قرۃ العین حیدر۔۔۔ شخصیت اور عہد "مشمولہ " قرۃ العین حیدر (خصوصی مطالعہ)"بیکن بکس ملتان 2003، ص 33

7۔ قرۃ العین حیدر، "کار جہاں دراز ہے" جلد دوم سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور 2006، ص:467

8۔ سہیل بخاری، لغت نگاری (مضمون) مشمولہ، اردو لغت، تاریخ، مسائل اور مباحث، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد 2010، ص 386

9۔ سید قدرت نقوی، اطراف لغت (مضمون) مشمولہ، اردو لغت، تاریخ، مسائل اور مباحث، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد 2010، ص 353

10۔ محمد وسیم، بررسی ضرب المثل فارسی در دیوان حافظ شیرازی، مقالہ ایم فل فارسی، غیر مطبوعہ، مملوکہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، ص 9